اگر یہ بات درست ہے تو پھر فقہ شاخسانہ ملوکیت کیسے ٹھہری؟ لطف کی بات یہ ہے کہ طعنہ زنوں کو یہ بھی یاد نہیں رہا کہ فقہ کے چاروں مشہور ائمہ کرام اس زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر زمانہ اور شر و فساد سے قبل کا زمانہ قرار دیا ہے' کیا یہ اس امت کے امام اور امام الانبیاء علیہ التحیہ والثناء کا ارشاد نہیں کہ :

خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم

(یعنی بہترین زمانہ میرا ہے' پھر میرے بعد والے لوگوں کا' پھر ان کے بعد والے لوگوں کا)

اس حدیث پر گفتگو کرتے ہوئے شارحین حدیث نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کے جن دو زمانوں کو "خیر" میں شمار کیا ہے وہ تابعین اور تبع تابعین کے زمانے ہیں اور ائمہ فقہ تابعین و تبع تابعین ہی میں سے ہیں۔ فساد کا دور تو بعد کا ہے' ملوکیت تو بعد میں آئی ہے۔ پھر فقہ اسلامی کو ملوکیت کے دور کی پیداوار ہونے کا طعنہ دینا بلاوجہ کی شر انگیزی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے؟

ہم نے فقہ اسلامی کے شمارہ نومبر و دسمبر ۲۰۰۰ء میں علماء کرام کی توجہ اس جانب مبذول کرائی تھی کہ وہ مجالس فقہ و اجتہاد کے قیام پر توجہ فرمائیں اور جدید پیش آمدہ مسائل میں اجتہادی فیصلوں سے مسلمانان عالم کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیں۔ اس سلسلہ میں ایک پیش رفت کراچی میں اسکالرز اکیڈمی نے کی ہے اور کراچی کے اہل علم' مفتیانِ کرام' علماء و نوجوان اسکالرز کو جدید پیش آمدہ مسائل پر مل بیٹھ کر غور و خوض کی دعوت دی ہے چنانچہ اس سلسلہ کی پہلی نشست (مجلس مناقشہ) کا انعقاد ماہِ رمضان المبارک کے پہلے عشرہ میں ہوا جس کا عنوان تھا :

"الکحل کے استعمال کا جواز یا عدمِ جواز"

(۱) ادویہ (Medicines) میں' (۲) خوشبویات (Perfumes) میں

الحمدللہ اہل علم نے اس فقہی مسئلہ پر ادلہ شرعیہ کی روشنی میں گفتگو کی' جس کی رپورٹ شامل اشاعت ہے۔ دیگر شہروں میں بھی اس نوعیت کی مجالس کا انعقاد ہونا چاہئے اور پھر ان مجالس میں زیر بحث آنے والے مباحث کے مفید نتائج سے عوام کو آگاہ کیا جانا چاہئے۔

کراچی میں آئندہ نشست ماہ رواں میں کسی وقت متوقع ہے جس میں "جہاد" اور عصرِ حاضر کے جہادی مسائل" پر ان شاءاللہ گفتگو ہو گی۔